جاء الحق و زہق الباطل ان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۶

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ

صداقت کا جان نثار گورنمنٹ کا وفادار دہلی کا مشہور اخبار جو ہر جمعہ کو دار السلطنت دہلی سے نکلتا ہے

الحق الحسینی دہلی کی کتابیں

تصدیق کلام ربانی

بجواب

مسلمانی کے بانی کی کہانی

دلی میں پچھلے سال ایک نامعقول پُر از جہالت و ضلالت ٹریکٹ میں مسمی مراری لال آریہ اپدیشک نے حضور انور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہایت بیباکانہ گندہ دہانی سے لغو و بیہودہ تحریرات لکھ کر شایع کیے تھے۔ اس کا مکمل و مفصل جواب مندرجہ عنوان نام سے قریباً تیرہ جز ہو پر لکھوا کر شایع کیا ہے۔ اس میں حضور پر نور صلعم کی صداقت اور پاکدامنی کا ثبوت بڑے بڑے مشاہیر فلاسفروں و علماء یوروپین کی شہادتوں سے دیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے

حمائل نفیس

بہ ترجمہ شمس العلما حافظ ڈپٹی نذیر

ایک صفحہ میں متن اردو دوسرے صفحہ میں بالمقابل ترجمہ حاشیہ پر فوائد کے متعلق سلسلہ وار ہندسہ لگا کر اسی کے مطابق نشان لگا دیے ہیں

مجلد عہ دو روپے

ضخامت تاریخ اسپین ۶۰۰ صفحے

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمود احمد صاحب بیرسٹر نبیرہ سر سید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوایا۔ اصلی قیمت ۸ روپیہ مترجم مرحوم کے وفات ہو جانے سے اس کی چند جلدیں بچی ہیں اور یہی خریدی ہیں ... ایک سیرہ ... تاریخ ... جلد نفیس ... میں بلا محصول ملے گی۔ جلد خواستیں بھیجیں ورنہ یہ سی کتاب قیمت پر نہ مل سکے گی دیگر مطبع ای و تاجران کتب اس کی قیمت ... رکھی ہے

ضرورت زمانہ

آریوں کے بیہودہ اعتراضات کا معقول و منقول سے جواب جو اہل اسلام پر کیا کرتے رہتے ہیں۔ ہر مسلمان اس کو خرید کر قیمت

جلد ۳ | مطبوعہ ۷ جون ۱۹۱۲ء یوم جمعۃ المبارک | نمبر ۲۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق دہلی

جنگ لدہانہ اور جنگ حنین

لدہانہ مین جو مباحثہ اس عاجز اور مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری کے مابین بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۲ء کو ہوا تہا۔ جس مین امرتسری کو محض اس غلط اور بے دلیل بنا پر کہ انعامی رقم مبلغ تین سو روپیہ کی اوس نے حاصل کرلی۔ فتحیاب قرار دیاجاتا ہے۔ اوسکی اصل حقیقت تو ہم نے بہت واضح طور پر بذریعہ اخبار الحق مورخہ ۲۶ اپریل و ۳ و ۱۰ و ۱۷ و ۲۴ و ۳۱ مئی ۱۲ء کہول دی ہے اور اچہی طرح بتادیا ہے۔ کہ دلائل و براہین کے لحاظ سے تو امرتسری کالمیت ہوگیا البتہ فریب دہی اور منصوبہ بازی سے وہ رقم انعام لے گیا جو اس کے لئے وہ موجب فتح نہین ہوگی۔ علاوہ ازین اس بحث کو ہم بالتفصیل مباحثہ سے پہلے ہی بذریعہ رسالہ احمدی موسومہ بہ فیصلہ الہی اور نشانی آسمانی کے طبع کردیا تہا۔ جس کے جواب کی نہ اکیلے امرتسری سے بلکہ اوس کی تمام کمپنی سے خواہ وہ حنفی ہون یا وہابی بدعتی ہون یا غیر مقلد چہوٹے اور بڑے۔ لڑکے اور بڈہے ہی اگر ایک دوسرے کے ساتہہ جمع ہوکر دینا چاہین تو نہ ہوسکیگا۔ اگر یہ غلط ہے تو اوسکا جواب اہل حق سے یا اسکی کمپنی سے طلب کرو اگر وہ اسکو وہ طبع کرنے کی توفیق نہ رکھتے ہون تو ہمارے پاس بہیجدین ہم بجنسہ اون کے جوابات اخبار الحق مین بلا کسی اجرت کے چہاپ دینگے اور تا اختتام جواب برابر چہاپتے رہینگے۔ اس پربہی اگر اون کی طرف سے کوئی جواب نہ نکلا تو یہہ پختہ دلیل ہوگی امرتسری کی شکست اور ہماری فتح پر۔ ہان امرتسری کے علاوہ اگر کوئی اوسکا ہوا خواہ جواب دینے پر آمادہ ہو تو وہ باجازت و بہ تصدیق امرتسری جواب تحریر کرے۔ ورنہ ہم اوسکے طبع کرنیکے ذمہ وار نہ ہونگے۔ یہہ تو ایک خاص دلیل اس امر کی ہے جس سے

الحق اور باطل یا صدق اور اہلحدیث کی فتح و شکست بہت جلد معلوم ہوسکتی ہے۔ اسکے علاوہ ایک موٹی عام فہم دلیل فتح و **شکست کی حقیقت** کہولنے والی یہہ ہے کہ۔ امور زیر بحث صرف دو تھے۔ (۱) اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۰۷ء جو ثناءاللہ کے خلاف بہ دعا کا ہے وہ مرزا صاحب نے بالہام و بحکم خداوندی شایع کیا تھا (۲) بعد اشاعت اشتہار خدا نے الہامی طور پر دعا مندرجہ اشتہار کی قبولیت کا وعدہ فرمالیا تہا۔ اب اگر کسی کی فطرت مسخ نہ ہوگئی ہو اور عقل نہ ماری گئی ہو تو وہ فوراً بول اٹھے گا۔ کہ ہر دو دعوٰن مین حق کا بجزاسکے اور کوئی فرض نہین کہ دعوے اول کے متعلق تو ایسا کوئی الہام یا حکم خداوندی جو اشتہار شایع کرنے سے پہلے اس بارہ مین نازل ہوا ہو اور اسکی بنا پر اشتہار مذکور شایع کیا گیا ہے۔ پیش کرے اور دعوے دوم کے لئے اشاعت اشتہار سے بعد کا ایسا کوئی الہام جس مین دعا مندرجہ اشتہار کے متعلق خدا تعالے نے فرمایا ہو کہ یہہ دعا قبول ہوچکی ہے۔ دکھلائے۔ بجز ان دو ثبوتون کے کہ ایک اشتہار سے پہلے کا الہام یا حکم خاص اس اشتہار کے متعلق اور دوسرا اشتہار سے بعد کا الہام خاص اس دعا کے بارے مین ہو اور کوئی طریق حق کے دعوے کو ثابت کرنیوالا نہین ہوسکتا۔ مگر امرتسری حق کے تین پرچے مباحثہ مین لکہے گئے ہین۔ جو شخص اپنے ایمان کو بالائے طاق نہ رکہتا ہو اور تعصب یا ضد اور الحق کی عداوت سے اندہا بہرہ گونگا نہ ہوگیا ہو اس سے ہم خدا کیواسطے

درخواست کرتے ہین.

کہ وہ موٹی کو یاد کرے کیا دربار آخرت سے ڈرکر خدا کے خوف سے ثنائی تینون پرچون مین سے مطلوبہ بالا ہر دو ثبوت پیش کر کے ثنائی فتح پر شادیانے بجاسے تو حق بجانب ہے۔ کیا امرتسری نے ایسا کوئی حکم جسکا اوس نے ۹ فروری ۱۲ء کے اہلحدیث مین دعوے کیا تہا کہ خدا نے مرزا صاحب کو الہام کیا کہ امت محمدیہ کو ایک واضح راستہ دکہاوے اس لئے مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل کا اشتہار دیا۔

کہلوایا اور ... دعوی ہے کہ اعلان کیا ہے کہ ... مرزا صاحب

کو الہام کیا "پہل کر دیا گیا۔ دوسرا وہ الہام جس مین خدا نے فرمایا تھا کہ تمہاری ۱۵ اپریل والے اشتہار کی دعا ہم نے قبول فرمائی" بنا دیا؟ اگر یہہ ہر دو الہام اس نے پیش کر دئیے ہین تو بیشک وہ ثناء اللہ فتحیاب ہے اور اگر ایسا نہین اور فی الحقیقت نہین ہوا ہے۔

لدہانہ کے شوخ چشمو!

جو افترا پردازی اور جعلسازی سے جہوٹے اشتہار چھپوا کر اصلیت کو چھپا رہے ہو۔ خوب یاد رکہو کہ ایک دن عدالت کا بہی دن ہے۔ ان تمام حق پوشیون کا اس دن تم سے مواخذہ ہوگا۔ اگر یہہ مباحثہ تمہارے سامنے نہ ہوتا۔ اگر یہہ مباحثہ تحریری نہ ہوتا۔ تو شاید تمہارا اس انکار اور فتنہ پردازی مین ایسا بڑا گناہ نہ ہوتا۔ لیکن اب تو تم لوگون کے پاس کوئی عذر نہین اور سارا گناہ اخفاے حق کا تمہاری اور تمہارے ہیرو امرتسری کی گردن پر ہے۔ اگر الحق کی دشمنی اور خدا سے بیباکی اور امرتسری کی چالاکی تمہاری سد راہ نہ ہوتی تو شاید اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرتا اور تم اس مباحثہ سے راہ حق کو پا لیتے۔ مگر تمکو یاد رہے کہ تم نے اپنے ایمان اور اسلام اور خداداد عقل و علم پر عمل نہین کیا اور حق کو چھپایا اور تقوے کے طریق کو بالکل چھوڑ دیا جسکا تمسے مواخذہ ہوگا۔ انسان اگر تقوے کے طریق کو چھوڑ دے تو وہ انسان نہین بلکہ حیوان ہے۔ مومن کی ساری عظمت اور بزرگی تقوے سے ہے۔ شریر آدمی چالاکی سے جو کچھہ چاہتا ہے۔ بغیر کسی قطعی ثبوت کے منہ پر لاتا ہے۔ مگر عادل حقیقی کہتا ہے کہ لے عمداً کجی کے اختیار کرنیوالے آخر مرنیکے بعد تو میری طرف آئیگا۔ اور مین تیرے ساتھہ کوئی دوسرا اجتماعی نہین دیکھنا۔ تیری باتون کا ثبوت تجہہ سے پوچھا جائیگا۔ اس دن نہ امرتسری کام آئیگا نہ کوئی وکیل یا پلیڈر تیری وکالت کر سکیگا۔ سوائے

لدہانہ کے واچ مرچنٹ اور الباطل کے حامی!

اس دن سے ڈر جس دن ہاتھہ اور پیر گواہی دینگے اور دل کے حال مخفی نہین رہینگے۔ اے لدہانوی غافل اور مغرور تو کیون اپنے رب کریم سے نہین ڈرتا۔ تیرے پاس امرتسری کی فتح حقیقی کا کونسا ثبوت ہے؟ اگر ہے تو اُسے پیش کرنے سے کیون نہین دکھاتا۔ ا۔ ے افسوس تو کس سے حق کو چھپاتا ہے۔

اے مصنوعی فاتح اور جہوٹے ٹیسرنجاب

تو اپنے دل کی حقیقت کا اخفا کرتا ہے۔ اور امرتسری نا اہل سفر آخرت نزدیک ہے مین محض نیک نیتی اور درد دل سے کہتا ہون کہ میرا خدا، قادر اور قیوم یہہ سب تیری کارروائی دیکھہ اور سن رہا ہے۔ تیرے اور میرے دل پر نظر ڈال رہا ہے بخدا مجہہ پر ثابت ہو چکا ہے کہ تو نے محض مولویانہ ننگ و ناموس کیوجہ سے الحق کو چھوڑ دیا۔ اور الباطل سے محبت کی اور تو نے ضد اور تعصب اور عناد سے پُر ہو کر بہت لوگون کو بیباک کر کے قعر جہنم مین گرا دیا سوائے

امرتسری اہلحدیث

اگرچہ تو اسوقت اپنی جوانی اور غفلت کبر اور نخوت کی حالت، مین ذرا بہی نہین ڈریگا مگر مین پہر بہی کہتا ہون کہ اوس خدا سے ڈر جو ایکدم مین خوشی کرنیوالون کو غمگین بنا سکتا ہے۔ اور راحتون کو رنجون کے ساتہہ بدل سکتا ہے۔ کیا تو اس کے ہاتہہ مین نہین؟ اے ثناء اللہ تجہہ پر افسوس تو نے اپنا اچھا نمونہ نہین دکھلایا۔ اے فضیلت کے مدعی! یاد رکہ اسلام کیا شئے ہے۔ اور ڈر اس غیور خدا سے جو بے نیاز ہے۔ یقیناً یاد رکہہ کہ جو اس کی طرف سے ٹہر چکا ہے وہ تیرے منصوبون سے باطل نہین ہو سکتا۔

• او نادان غافل! کیا تو نے معلوم نہین کر لیا کہ الہام "اُجیب دعوۃ الداع" اشتہار متنازعہ سے قریباً دو یوم پیشتر ۱۳ و ۱۴ اپریل ۱۲ء کی درمیانی شب کا ہے اور اشتہار ۱۵ اپریل ۱۲ء دو یوم بعد الہام کے لکہا گیا ہے؟ اور کیا تو نے نہین دیکھا کیا کہ ۲۵ اپریل کے بدر مین جو تقریر مامور من اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کی ہے وہ ۱۴ اپریل ۱۲ء بوقت عصر کی ہے جس وقت تک کہ اشتہار متنازعہ لکہا ہی نہین گیا تہا؟ اور تقریر مین ہی یہہ الفاظ موجود ہین کہ "رات کو یہہ الہام ہوا" جس سے ظاہر ہے کہ جس وقت اور جس دن یہہ تقریر فرمائی ہے اُس دن کی رات کو یہہ الہام ہوا ہے۔ جبہی تو یہہ فرمایا کہ "رات کو توجہ اس کی طرف ہی اور رات کو الہام ہوا" کیا یہہ صریح اور صاف طور پر ۱۳ و ۱۴ اپریل کی درمیانی رات کا ذکر نہین ہے۔ جو کہ ۱۴ اپریل کو بوقت عصر دن مین لکہا گیا ہے؟ اس تقریر مین کیا یہہ الفاظ "رات کو توجہ اس کی یعنے ثناء اللہ کی طرف تہی" اور رات کو الہام ہوا" اس رات کا پتہ نہین بتلا رہے۔ جو ۱۴ اپریل کی رات تہی؟ کیا اس رات سے ۱۵ یا ۱۶ اپریل ۱۲ء

کی رات سمجھی جاسکتی ہے ؟ ایک طرف تو بدر والحکم وریویو آف ریلیجنز مین الہام "اجیب دعوۃ الداع" کا ۱۴ اپریل کو ہونا شایع ہو چکا ہے دوسری طرف ۲۵ اپریل والی تقریر مین خود ۱۴ اپریل درج کر کے تاریخ تقریر کا اظہار کر دیا۔ تیسرے خود تقریر مین بتادیا کہ "رات کو الہام ہوا" جس سے ہر ایک ایسا شخص جسکے سر مین دماغ اور دماغ مین عقل اور عقل مین سلامتی ہو فوراً سمجہہ جاتا ہے کہ۔ اس تقریر مین جس رات کی طرف اشارہ ہے وہ بجز گذشتہ رات کے دوسری رات ہو ہی نہین سکتی۔ کیونکہ تقریر مین یہہ نہین فرمایا کہ ۱۵ یا ۱۶ اپریل کی رات کو یا ایک دفعہ رات کو ہماری توجہ اس کی طرف تہی۔ بلکہ صاف فرما دیا ہے کہ "رات کو الہام ہوا" جس سے ۱۴ اپریل کی رات مراد ہے اور پہر اشتہار کے نیچے "مرقومہ ۱۵ اپریل سنہ مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ" درج ہے۔ جسکو تو نے اپنی جہالت یا دفع الوقتی سے یہہ کہکر ٹال دیا کہ یہہ تاریخ کاتب نے لکھدی۔ اور اشتہار اس سے پہلے لکہا گیا ہوگا۔ کیا تو نے کوئی نظیر پیش کر دی تہی جس مین اصل مضمون کے علاوہ کاتب کی طرف سے کچہہ ایزادی ہوئی ہو یا کاتب نے اپنی طرف سے کسی مضمون پر تاریخ لکھدی ہو ؟ او ظالم ! کہین دنیا مین یہہ دستور ہے کہ کاتب اپنی طرف سے کچہہ لکھدیا کرتا ہے ؟ اور کیا تو نے اس اشتہار کو آجتک مورخہ ۱۵ اپریل سنہ نہین تسلیم کیا تہا ؟ اول تو یہی تیری بدویانتی کا کافی ثبوت ہے کہ تو نے ایک امر مسلمہ سے بلا دلیل و بلا پیشکرنے کسی نظیر کے انکار کر دیا۔ مگر خدا نے تو تیری پردہ دری اور تکذیب کے لئے اصل مسودہ کو جسکی نسبت تیرا گمان باطل یہہ تہا کہ مسودہ آجتک کہان محفوظ ہوگا۔ جو میری پردہ دری ہو سکے۔ محفوظ رکہا۔ کہا تو صداقت کا پیاسا ہے ؟ کیا تجہہ مین بوئے ایمان ہے ؟ کیا تو حق کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے ؟ اگر ہے تو آ دیکہہ ! اصل مسودہ حضرت اصدق الصادقین خاتم الاولیاء کے دست خاص کا لکہا ہوا بجنسہ موجود ہے جس مین ۱۵ اپریل مع تاریخ ہجری و یوم تحریر تک ہی درج ہے۔ مگر کیا تو اسکو دیکھیگا ؟ ہرگز نہین۔ تجھکو صداقت سے کیا واسطہ تجہے حق طلبی سے کیا غرض تو نے تو اپنی زندگی کی علت غائی حرف بیحیائی قرار دے رکہی ہے۔ پس اس مکمل اور واضح بدیہی ثبوت کے ہوتے ہوئے۔ تیرا باترے کہی حمایتی کا اپنے تیئن تہیا نعد رکرنا صریح جہوٹ اور بے ایمانی نہین تو اور کیا ہے یاد رکہہ۔

الحق یعلو ولا یعلیٰ

الحق کبہی مغلوب نہین ہوتا۔ اور یہہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ خدا کسی مصلحت سے مومنون کو امتحان مین ڈالا کرتا ہے۔ تاکہ اون کا اخلاص اور دعوے ایمانداری لوگون پر ظاہر کر دے۔ اور تا ایسے امور جو بظاہر ایک قلیل عرصہ تک برنگ مغلوبیت نظر آتے ہین۔ وہ ایک ایسے طائفہ کے لئے مفید ہون جو خدا کے کامون مین تدبر کرنیوالے اور سوچنے والے اور اسکی حکمتون اور مصالح کی تہ تک پہنچنے والے عقلمند پاکیزہ طبع لطیف الفہم زیرک متقی اور اپنی فطرت سے سعید ہوتے ہین۔ اور اس گروہ کو وہ باہر رکہتا ہے جو سفلہ مزاج اور جلد باز سطحی خیالات والے اور حق شناسی سے عاجز اور سوءظن کی طرف جلد جہکنے والے اور فطرتی شقاوت کا اپنے اوپر داغ رکہتے ہین وہ نافہمون کے دلون پر رجس ڈالدیتا ہے یعنے ایسا پردہ رکہدیتا ہے جس سے نوران کو ایک تاریکی دکہائی دے۔ وہ اپنی آرزون کی پیروی کرتے ہین اور سوچنے کا مادہ نہین رکھتے اور خدا تعالیٰ کی اس فعل سے غرض یہہ ہوتی ہے۔ کہ خبیث کو طیب کے ساتہہ شامل نہ ہونے دے اور ان کی آنکہون اور کانون اور دلون پر بوجہ ان کی بدافعالی کے مہر کر دیتا ہے۔ وہ کان رکہتے ہین مگر نہین سنتے وہ آنکہین رکھتے ہین مگر نہین دیکہتے وہ دل رکھتے ہین مگر نہین سمجہتے۔ اگرچہ خدا تعالےٰ قادر ہے کہ ہر ایک صداقت کو دو اور دو چار کی طرح کر دکھلادے جس سے کہ تمام موٹی عقل کے آدمی اور پست فطرت انسان جو صدہا نفسانی زنجیرون مین جکڑے ہوئے ہین بڑہی طور پر اپنی نفسانی خواہشون کے مطابق اسکو سمجہکر مان لین مگر درحقیقت خدا نے نہ کبہی ایسا کیا اور نہ ہوگا۔

او لدہانوی مخالفو!

کیا تمنے اپنے ایمان اور یقین سے یہہ سمجہہ لیا ہے کہ امرتسری اس مباحثہ مین فتحیاب ہوگیا ؟ اگر تمہارا یہہ یقین ہے تو بہلا اپنے ایمان اور یقین پر حسب ذیل مضمون کی قسم کہاکر تو شہادت دو جس سے ہم سمجہین کہ تمہارا دل اور زبان ایک ہی ہے۔ اور اس قسم کے لئے اسلام اور قرآن مانع نہین تم عبداللہ انہم کی تقلید مین کہین یہہ نہ کہدینا کہ قسم کہانی ہمارے مذہب مین جائز نہین۔ ورنہ سخت رسوا ہوگے۔ لو اب اس مضمون کی قسم کہاؤ کہ

مین (فلان شخص یہان اپنا نام لکھو) اللہ جل شانہ کی قسم کہاکر کہتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ مدعی نے جو دو دعوے یہہ کئے تھے کہ (۱) ۱۵ اپریل سنہ والا اشتہار دعائیہ مرزا صاحب نے بالہام و بحکم خداوندی دیا تھا (۲) بعد اشتہار خدا نے انہام کیا تھا کہ مین نے تمہاری دعا مندرجہ اشتہار مذکور قبول فرمالی۔ ان ہر دو دعاوی کا ثبوت قطعی اور یقینی ثناء اللہ نے پیش کرکے اپنا دعوے ثابت کردیا۔ اور قاسم علی نے جو تردیدی دلائل اس کے مقابلہ مین پیش کئے تھے۔ وہ بالکل غلط اور تردید دعوے مین ناکافی تھے۔ لہذا مین یہہ شہادت بصیرت کاملہ سے دیتا ہون۔ اگر مین یہہ جھوٹ بولتا ہون تو میرے پر وہ عذاب اور قہر الٰہی نازل ہو جو جھوٹون پر ہوا کرتا ہے"

اگر تم نے موکد بقسم یہہ شہادت نہ دی تو تمہاری اندرونی حالت اور ایمانی قوت اور یقینی طاقت کا اسی سے پتہ لگ جائیگا۔ کہ تمہارا دل تمہاری زبان کے مطابق نہین ہے۔ یہہ سب فتح فتح کے نعرے محض بازاری گپ اور منافقانہ باتین ہین ورنہ کونسا امر مانع ہے کہ تم اپنی ایمانی اور یقینی بات پر قسم کہاکر گواہی نہ دو۔ بجز اسکے کہ تمہارا کانشنس تمکو ملامت کرتا ہے۔ کہ خبردار خدا کی قسم کہاکر شہادت دی تو مارا گیا

مین اس ادائے شہادت کے لئے لدہانہ کے سخت ترین مخالف **قاضی فضل احمد صاحب اور منشی برکت علی صاحب** کو جو زندگی کے تمام مرحلے طے کرچکے ہوئے ہین۔ خصوصاً اور دیگر سنے مخالفین کو عموماً دعوت دیتا ہون کہ ان مین سے جو اپنے تئین ایماندار ثابت کرنا چاہے وہ مضمون بالا کی قسم لکھکر شایع کردے۔ اور پھر خدا کی قدرت کا نمونہ دیکھ لے۔ اگر برکت علی صاحب یا قاضی صاحب یا ان کے فوٹوگراف ولی محمد صاحب ولچ مرچنٹ نے ہماری یہہ دعوت قبول نفرمائی یا چپ ہو بیٹھے اور قسم نہ کہائی تو اپنے ہاتھ سے نہ صرف اپنے نفاق پر ہی مہر کردی بلکہ اپنے ہیرو امرتسری کی شکست پر بھی ان کی خاموشی لاجواب دلیل ہوگی۔ ہم اسکا تاریخ اشاعت پرچہ سے پندرہ یوم تک انتظار کرینگے اگر ان ایام مین بذریعہ اخبار اہلحدیث یا بصورت اشتہار وغیرہ ان مین سے کسی کی قسم نہ شایع ہوئی تو تمام دنیا جان لیگی کہ یہہ سب جھوٹے لاف زن ہین کوئی بھی فتح امرتسری کی نہین ہوئی۔ جبھی تو یہہ ڈر گئے اور قسم نہین کہاتے۔ مگر خدا کے لئے ہر ایک جو ان مین سے

ایسی قسم پر آمادہ ہو پہلے ایک مرتبہ اصل مباحثہ کو خوب پڑھ لے اور غور کرلے۔ تب قسم کہائے۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرح جلد باز نہ ہو ورنہ پچتائیگا۔ اور انشاء اللہ جلد پکڑا جائیگا۔

اے اسلام کے مدعیو! الحق کی دشمنی سے کیون اپنی جانون پر ظلم کرتے ہو۔ تم مین کونسا فخر بمقابلہ دیگر مذاہب کے ہے جس پر تم نازان ہو۔ واللہ جس اسلام کو خدا نے فرمایا تہا کہ

الدین عند اللہ الاسلام

وہ تمہارے پاس تو ہے نہین جس اسلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سنوایا تہا۔ جس مین بجز صداقت اور تقوے کے شرارت اور بے باکی کا نام و نشان بہی نہ تھا وہ ہمین نہ تو کسی قاضی مین نظر آیا نہ کسی مفتی مین۔ کاش تم قرآن سے دور نہ ہوتے تو یہہ حال بد تمہارا کیون ہوتا۔ جس پر آج تمہارے اپنے اور بیگانے خویش و بیگانے پر افسوس اور ہمسایے تمہارے سرہانے کھڑے ہوکر دونون ہاتھون سے پیٹ رہے ہین کہ ہائے مسلمانون اور وائے مسلمانون! اگر میرا تم بوجہ عناد کے اعتبار نہ کرو تو اپنے امرتسری ہیرو کا تازہ اخبار ۱۷ مئی کا اٹھاکر پڑھ دیکھو جس مین تمہارا نقشہ کھینچا گیا ہے نمونتاً ہمین سے چند شعر تمکو سناتا ہون شاید آئینہ مین اپنا منہ دیکھکر شرماؤ۔ سنو! تمہارے واعظ کہتے ہین۔

ہائے اب دین منور کا پتہ لگتا نہین
حیف اب اسلام انور کا پتہ لگتا نہین

حق کو باحق نہ دیا جب آگئے دس پانچ ہاتھ
واعظان دین پرور کا پتہ لگتا نہین

طمع زر مین جھوٹ و سچ جو جی مین آیا کہدیا
شاہراہ حق کے رہبر کا پتہ لگتا نہین

طالب دنیا ہین لاکھون پھر بھی عارف چند ہین
لاکہ کو دن مین کبوتر کا پتہ لگتا نہین

لہا گیا شمشیر حق کو زنگ دینار و درم
خائفان روز محشر کا پتہ لگتا نہین

اہلحدیث مورخہ ۱۷ مئی ۱۲ء صفحہ ۸

دیکھا یہہ ہے تمہارا نقشہ جسپر تم پہولے جامے مین نہین سماتے اور ذرا خدا اور رسول سے بہی نہین شرماتے یہہ شوخی کس لئے ہے؟ اسلئے کہ خدا پر ایمان

نہین - ایسی زندگی کو ہمیشہ کی زندگی اور ابدی حیات سمجھہ لیا ہے - حالانکہ لدہانہ کا نقشہ بزبان طاعون خان دیکھہ چکے ہو کہ گہرون کے گہر تباہ ہو گئے اور مال بصیغہ ناوارث داخل سرکار ہوا اس پر بھی لدہانوی قاضی اور وکیل تاجر اور منشی ہنوز عبرت مند نہین ہوئے - اور نہ ہونگے جب تک کہ خدا اونکے نفسون مین ہی کوئی نشان نہ دکہاوے جس کا کہ اب وقت قریب آگیا ہے - فانتظروا انی معکم من المنتظرین

اے صداقت کا دم بہرنیوالو! صداقت کا خون مت کرو - اپنے بخلون کی وجہ سے حق پوشی کی طرف قدم مت دہرو - دیکہو اوس خدا سے ڈرو - جس کی حکومت سے نہ کوئی قاضی باہر ہے نہ کوئی فاضل نہ کوئی تاجر نہ کوئی وکیل - وہ سب پر حاکم ہے اور سب اوسکے سامنے جوابدہ - جب اس کا غضب بہڑکتا ہے تو پہر نہ روپیہ سے نہ جتہے سے نہ کسی قاضی سے نہ مولوی سے غرض کسی کے روکے رک نہین سکتا - اور وہ چشم زدن مین ایسا کر دیتا ہے کہ ظالم اور مکار کا نام و نشان بہی نہین رکھتا - دیکہو ظلم سے کوئی نہین جیتا - نہ ظلم سے کوئی سرسبز ہوا ظالم کو مظلوم کا ہر وقت شکار سمجہو - خدا مظلوم کے ساتہہ ہو کر ظالم کو تباہ کر دیتا ہے - یہہ خوب سن رکہو کہ

لدہانہ کا ظلم عظیم

بہی اوسکے روبرو ہوئے ہے - جس کو اوس نے خوب دیکہا ہے وہ مظلوم کی فریاد کو سن رہا ہے - اور ظالم کو دیکہہ رہا ہے - مظلوم کو وہ روتا ہوا نہین چہوڑدیگا - اس کے آنسوون سے وہ ظالم کی تباہی کا کام لیگا - اگر لدہانہ کے مباحثہ مین مجہہ پر انصاف ہوا ہے تو خدا میری ہرگز نہ سنیگا - اور مجہے ہمیشہ ناکام اور نامراد رکہیگا - اور فریق ثانی کے تمام متعلقین مباحثہ کو خوشی پر خوشی اور کامیابی پر کامیابی دیگا - اور اگر مجہہ پر اس شہر مین ظلم ہوا ہے - اور مین خدا کے حضور مین مظلوم ہون تو میرا خدا جو عزیز ذو انتقام ہے - میرا بدلہ لیکر مجہے خوش کریگا اور ظالمونکو بغیر سزا کے نہین چہوڑیگا - ابہی وقت ہے - حیا و شرم سے کام لو اور ایک غور کن دل کے ساتہہ اصل امور زیر بحث پر نظر ڈالو اور تمام واقعات کو آگے رکہہ کر پاک اور بے لگاؤ دل کے ساتہہ خدا کے سامنے محض خدا کے لئے صداقت کا اظہار کر دو - کسی کا لحاظ و مروت و پاسداری حق کے مقابلہ مین مت کرو - پہر دیکہہ لینا خدا تم سے راضی ہو کر بڑے بڑے فضل تم پر کریگا - ورنہ یاد رکہو کہ وہ وقت قریب ہے جبکہ یہ مباحثہ

اپنی صداقت کے لحاظ سے دنیا پر ایسی طرح کہلا جائیگا کہ ہر ایک سلیم الفطرت اور نیک دل انسان بول اٹہیگا - کہ حقیقی فتح الحق کی ہوئی ہے نہ کہ کسی اور کی - اور یہہ مت سمجہو کہ جو ہونا تہا وہ سب ہو چکا اور آگے اب کچہہ نہین - انجام کار ہماری فتح ہے اور مخالف خدا کے غضب کے نیچے ہین جو اونکو پارہ پارہ کر دیگا - اوس دن مومن خوش ہونگے - یقیناً سمجہو کہ وہ دن آنیوالے ہین - اور تمہارے ہاتہون سے ہی آنیوالے ہین جس قدر شوخی تم کروگے اسیقدر جلد وہ وقت آئیگا - کہ خدا کا غضب بہڑکے اور ظالمون کو نیست و نابود کر دے - اس وقت دشمن شرمندہ ہونگے اور مخالف ذلت اٹہائینگے - اور ہر ایک پہلو سے فتح ظاہر ہو جائیگی اور خوب سن رکہو کہ یہہ بہی ایک فتح ہے اور آنیوالی

فتح کا پیش خیمہ اور مقدمہ

نہین گر مانتے ہو تم خدا منوائے گا آخر
خدا اس اپنے بندہ کی مدد فرمائے گا آخر
نہین گر باز آتے تم خلاف حق سے ای لوگو
تمہارا جو مقدر ہے وہ تم پر آئے گا آخر
اگر اب بہی صداقت کا نہین اقرار تم کرتے
تو سن رکہو ہر اک تم مین سے پکڑا جائیگا آخر
نہ قاضی کام آئیگا نہ کوئی مولوی فاضل
سزا اپنے کئے کی تم مین ہر اک پائے گا آخر
بہلا کہا ہے نتیجہ ہر یہ میرا تین سو دینا
یہہ ہے زہر ہلاہل جو نتیجہ لائے گا آخر
بہلکین گی گردنین جس سے سلیم الطبع لوگون کی
نہین مانے تو مجہو پہر بہی وہ ہی پچتائے گا آخر
یہہ جو کچہہ ہو چکا ہے آجتک بنیاد ہے اسکی
کہ جو قدرت نمائی کا نشان اب آئیگا آخر
خدا کے فضل سے قاسم علی میدان ماریگا
خدا کے قہر سے کانپیگا دشمن اور ریا کیگا

آؤ مین تمکو لدہانہ کی فتح و شکست کا مقابلہ کر کے دکہاؤن - اگر تم مین سے کوئی قرآن پڑہا ہوا ہے تو سورہ توبہ کا رکوع ۴ اول سے پڑہے اور جنگ حنین کا قصہ معلوم کرے - مین تمہارے نافع کی تفسیر سے اسکا مختصر خلاصہ نقل کر دیتا ہون - مفصل دیکہنا چاہو تو اصل تفسیر سے

دیکہو لو۔ لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ و یوم حنین الآیۃ پر امرتسری نے لکہا ہے کہ

جنگ حنین مین صحابہ بارہ ہزار کی تعداد مین تھے اسی کثرت تعداد نے انکو طبعی طور پر توکل سے غافل کر دیا اور یہہ سمجہے کہ آج ضرور ہی ہماری فتح ہے اور کسی قدر خدا کی طرف سے بے نیاز ہوئے تو وہ کثرت کسی کام نہ آئی اور ایسے مضطرب ہوئے کہ الامان اور پیٹھ دیکر میدان جنگ سے بہاگ نکلے اور بجائے فتح کے ابتداءً شکست ہو گئی آخر کار خدا کے فضل سے پہر فتح ہوئی "

تفسیر ثنائی جلد چہارم صفحہ ۳

اب بتاؤ کہ لدہانہ کی شکست واضح تر ہے یا حنین کی؟ اور پہر بتاؤ کہ حنین مین باوجود حضور پرنور فداہ روحی و جسمی و مالی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس پاک خود موجود تھے۔ پہر بہی شکست ہوئی تو کیون ہوئی؟ پہر بتاؤ کہ اس شکست سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت یا صحابہ رضی اللہ عنہم کی عقیدت و ایمان پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے؟ پہر بتاؤ کہ کفرین و منکرین نے اس شکست کو اپنی صداقت کی کی دلیل گردانا تہا یا نہین؟ پہر بتاؤ کہ یہہ شکست صحابہ کو بطور عذاب آسمانی ہوئی تہی تاوہ انکو ذلیل و رسوا کرے یا بطور تادیب و تنبیہ؟

او قرآن سے بیگانو! سوچو اور غور کرو کہ حنین کی شکست جو بطریق تنبیہ و تادیب تہی جیساکہ استاد اور والدین اولاد کو کسی قصور پر تادیباً و تنبیہاً خفیف سی سزا دیتے ہین اسی طرح خداوند کریم نے جو صحابہ رضہ پر والدین اور استاد سے بہی زیادہ شفیق تہا حنین مین شکست کے ذریعہ صحابہ رضہ کی اصلاح فرمائی۔ نہ کہ عذاب کے طریق پر کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی مین جبکہ آپ بذات مبارک خود اون مین موجود تہے اس شکست کو عذاب الٰہی سے تعبیر کرنا سخت گمراہی ہے۔ و ما کان معذبہم و انت فیہم۔ وعدہ الٰہی تہا اسی طرح لدہانہ کی شکست ظاہری کو سمجہو جو عین سنت اللہ کے مطابق ہماری اصلاح کے لئے ہے۔ نہ کہ ذلت و رسوائی کا موجب ہوگی۔ اور یہہ شکست جو محض بگفتن ہے حنین کی شکست سے بڑہکر نہین۔ اور اگر تمہارا زور اور گمان اس امر پر ہے کہ امرتسری مُلّان رقم انعام

لے گیا ہے۔ تو اسکی نظیر بہی سن لو۔ یہہ بہی تمہارے اور اسکے لئے کوئی موجب فخر اور میرے لئے باعث ندامت یا ذلت حقیقی نہین۔ تم مین سے اگر کوئی واقف از کتب اسلام ہے تو اوس سے پوچھ دیکہو کہ

غلبہ روم پر صدیق اکبرؓ کا شرط ہارنا

حدیثون مین موجود ہے یا نہین! خود اپنے امرتسری مدعی حدیث دانی سے دریافت کر لو کہ ترمذی شریف مین یہہ حدیث ہے یا نہین کہ

جب یہہ آیتین غلبت الروم فی ادنی الارض نازل ہوئین تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ کے گلی کوچون مین ان آیتون کو سناتے تہے۔ قریش کے بعض کفار نے صدیق اکبر سے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو اس دعوے پر کچہہ شرط لگاؤ۔ پس شرط یہہ ٹہری کہ اگر اس عرصہ مین روم کا غلبہ ہو گیا تو ابوبکر صدیق رضہ اسقدر مال لین اور اگر غلبہ نہوا تو ہم ابوبکر رضہ سے اسقدر مال لینگے۔ اور میعاد پیشین گوئی کے متعلق یون کہا کہ بضع کا لفظ تین سے لیکر نو تک بولا جاتا ہے۔ اس لئے کوئی اوسط درجہ کی مدت باہمی ٹہرا لو تاکہ اس میعاد کے ختم ہونے پر شرط کا لینا دینا ہو جائے۔ سو میعاد کے چہہ سال مقرر ہوئے۔ جب چہہ سال گذر گئے اور روم کا غلبہ نہوا تو کفار نے ابوبکر رضہ سے انعام کی رقم وصول کر لی۔ ساتوین سال مین روم کا غلبہ ہوا تو صحابہ نے ابوبکر رضہ سے کہا کہ آپ نے چہہ سال میعاد کیون مقرر کی تہی جبکہ بضع کا لفظ تین سے لیکر نو تک بولا جاتا ہے۔ تو تم بہی اسی طرح میعاد ٹہراتے تو یہہ رقم تو ہاتہہ سے نہ جاتی۔ پس جب روم کا غلبہ ہو گیا تو بہت لوگون نے صداقت قرآن و محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مان لیا اور مسلمان ہو گئے "

کہو او عقل کے دیوانو! صدیق اکبرؓ نے رقم ہاری یا نہین؟ کفار نے اون سے وصول کر لی یا نہین؟ پہر اس صدیقی ہار اور مکذبون کی جیت سے صدیقؓ کی صداقت مین کچہہ فرق آگیا؟ کیا کاذب و مکذب اس مال جیتنے سے فاتح قرار پا گئے تہے؟ اور بوقت تقرر میعاد شش سالہ تمام صحابہ رضہ یا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی صدیق کو نہ روکا

کہ چھہ کی بجائے نو سال مقرر کر دے۔ حالانکہ بضع کا لفظ عربی زبان کا اور تمام صحابہ بھی عرب سے تھے۔ پھر بھی شش سالہ ہی میعاد ٹھہرائی۔ اور بتاؤ کہ آخر کار باوجود رقم انعام ہار دینے کے اوس معاملہ مین صدیق کی صداقت ثابت ہو کر فتح نمایان ظاہر ہوگئی یا نہین؟ اس سارے واقعہ کو ایک طرف رکھو اور پھر امرتسری کا جس ناگفتہ طریق سے رقم انعام حاصل کرنا ہے۔ اوس کو دوسری طرف رکھکر سوچو کہ لدہانہ والی رقم جو کہ محض زبردستی اور ظلم سے حاصل کیگئی ہے صدیق اکبر کی اس رقم سے جو خود انہون نے معاہدہ کے مطابق واقعہ نہ ہونے پر ادا کی زیادہ موجب ندامت اور شکست ہے یا کم۔ اگر وہ نہین تو بھی نہین تدبروا ولا تکونوا من الجاہلین۔

ختم نبوت

عام مسلمانون کا جو یہہ اعتقاد ہے کہ وحی حضرت آدم سے شروع ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی اور اس عقیدہ کی رو سے بعد زمانہ حضرت خاتم الانبیاء کے انقطاع وحی کا ہمیشہ کے لئے لازم آتا ہے تو اسکے جواب مین یاد رکہنا چاہئیے کہ ہمارا اس نام کے مسلمانون اور کام کے آریون کی طرح ہرگز یہہ اعتقاد نہین کہ خدا کے پاس اتنی ہی کلام تھی جتنی وہ ظاہر کر چکا۔ بلکہ ہمارا ایمان اور عقیدہ جو عین مطابق اسلام اور قرآن ہے۔ یہہ ہے کہ خدا کی کلام اور خدا کا علم و حکمت مثل ذات اسکی کے غیر محدود ہے۔ چنانچہ قرآن مجید مین خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ

قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر
قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مدداً (الکہف)

یعنے اگر خدا کے کلام لکھنے کے لئے سمندر کو سیاہی بنایا جائے تو لکھتے لکھتے سمندر ختم ہو جائے۔ ور کلام مین کچھہ کمی نہ ہو گو ویسے ہی اور سمندر بطور مدد کے کام مین لائے جائین۔ سو ہم لوگ ختم ہونا وحی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ان معنون سے مانتے ہین کہ گو کلام الٰہی اپنی ذات مین غیر محدود ہے۔ لیکن چونکہ وہ مفاسد کہ جنکی اصلاح کے لئے کلام الٰہی نازل ہوتے رہے وہ محدود ہین۔ اس لئے انبیاء سابقین علیہم السلام پر اسیقدر کلام الٰہی نازل ہوئی جسقدر بنی آدم کو اس کی ضرورت تھی اور قرآن شریف چونکہ ایسے زمانہ مین آیا کہ جس مین ہر ایک طرح کی ضرورتین پیش آگئی تہین اور ہر ایک قسم کا فساد اور ہر نوع کی افراط تفریط اپنی انتہا کو پہونچگئی تھی۔ اس لئے قرآن مجید کی تعلیم بھی انتہائی درجہ پر نازل ہوئی پس انہی معنون سے شریعت فرقانی مختتم اور مکمل ٹہری۔ اب کسی نئی شریعت کی ضرورت نہین۔ مگر فیضان محمدی جس کا دروازہ قیامت تک کے لئے امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام پر کھلا ہے وہ کبھی بند نہ ہوگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور پیروی کامل کرنیوالے خدا سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل کرتے رہینگے اور وحی ولایت (نہ کہ وحی شریعت یا مستقل رسالت و نبوت) تا قیام قیامت صرف بوساطت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے غلامون پر بجز اطاعت محمدیہ و قرآن مجید نازل ہوتی رہیگی۔ آج تمام نبوتین ختم ہو چکی ہین مگر نبوت محمدیہ ختم نہین ہوئی۔ یہہ زندہ نبوت ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم فداہ روحی ہی ایک کامل انسان دنیا مین ایسا آیا جو ہمیشہ کے لئے حیات ابدی اور زندہ رسول ثابت ہوا۔ آج تمام آسمانی کتابین مبدل و محرف ہو کر موسم خزان کے نیچے آ چکی ہین مگر فرقان حمید و قرآن مجید ہے۔ جو زندہ کتاب اور بابرگ و بار ہے۔ جس پر خزان کا جھونکا اثر انداز نہین ہو سکتا۔ کیونکہ اسکا محافظ الحی القیوم زندہ خدا ہے۔ آج تمام مصنوعی معبود موت کا شکار ہو کر زمین کا پیوند ہو چکے ہین۔ مگر حقیقی اور اصلی خدا جس کا نام اللہ ہے اور رحمان و رحیم اور رب کریم وہ زندہ ہے۔ جو ہر عیب و نقص سے منزا ہے۔ جل شانہ و جل جلالہ۔ کوئی ہے جو اس صداقت کو تسلیم کرے؟ کیا امرتسری مدعی اسلام اور اس کی کمپنی کے ممبرون مین سے کسی مین یارا ہے کہ اسلام کو زندہ مذہب اور قرآن کو زندہ کتاب اور نبوت محمدیہ کو زندہ نبوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول اور خدا اسلام و محافظ قرآن اور رب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو الحی القیوم زندہ خدا مان کر ہر ایک کی زندگی اور حیات کا ثبوت بھی پیش کر سکے؟ ہرگز نہین انشاء اللہ ایڈیٹر کو تو یقین ہی ہے کہ اسلام اور قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام برکات اور انوارات پیچھے ہی گذر چکے ہین اور اب اگر کوئی انسان یہہ دعوے کرے کہ

ہست فرقان مبارک از خدا طیب شجر
نونہال و نیک پود و سایہ دار و پر ز بر

وہ مفتری ہے وہ کاذب ہے وہ دشمن قرآن ہے وہ دجال ہے

اس کو ہیر امست گمان کرتے ہیں یہ ننگ کوہسار

پیشمان ہو گا دو ہاتہون سے کرے سے مرگئے

جبکہ ایمان سے تمہارے گند ہوئے آشکار

ہے یہ گہر گہر گئے پر اسے معرور سے جلد تر خبر

تا نہ دب جائین ترے اہل و عیال و رشتہ دار

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج

جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار

یاد وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ سب ارکان دین

مہدی موعود حق اب جلد ہو گا آشکار

کون تہا جسکی تمنا یہ نہ تہی اک جوش سے

کون تہا جس کو نہ تہا اس آنیوالے سے پیار

پہر وہ دن جب آ گئے اور چودہوین آئی صدی

سب سے اول ہو گئے منکر یہی دین کے منار

پہر دوبارہ آگئی احبار مین رسم یہود

پہر مسیح وقت کے دشمن ہوئے یہہ جبہ دار

بن کے رہنے والو تم ہرگز نہین ہو آدمی

کوئی ہے روبہ کوئی خنزیر اور کوئی ہے مار

ان دلون کو خود بدل دے ای میرے قادر خدا

تو تو رب العالمین ہے اور سب کا شہریار۔

حضرت امیر المومنین مرشدنا و سیدنا حاجی حکیم حافظ مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ الی یوم الدین کی حیات طیبہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی اور حضرت خلیفۃ المسیح کے شیدائی اخی المعظم مکرم و محترم جناب اکبر شاہ خانصاحب نجیب آبادی ثم القادیانی اول مدرس فارسی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے جماعت کے تمام اکابر و اصاغر بخوبی واقف ہین کہ خانصاحب موصوف کیسا ایک دل اور پر جوش قلب اپنے سینہ مین رکھتے ہین۔ آپ کی مخلصانہ دعاؤن اور بے ریا ہمدردیون اور محبتون کا یہہ عاجز خادم الحق تو خاص طور پر مرہون و ممنون و مشکور ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ بفضلہ تعالے علاوہ روحانی برکتون کے علمی قابلیت اور فصیح و بلیغ نثر و نظم لکہنے کا بہی خدا نے آپ کو خاص ملکہ عطا فرمایا ہوا ہے۔ مجھے یہہ خبر پڑہ کر بیحد

مسرت ہوئی کہ میرے پیارے اور عزیز بہائی نے میرے آقا و مرشد عالیجناب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی سوانح عمری شایع کرنیکا مصمم عزم فرمالیا ہے اور حصہ اول قریب الاختتام ہے۔ جسکو مصنف ممدوح نے بزبان مبارک بعد صحت اور درستی امیر المومنین مکمل فرمایا ہے اور چاہتے ہین کہ اعلی لکہائی و چہپائی و کاغذ پر مفید عام آگرہ یا کانپور کے مطبع مین چہپوا دین۔ خدا تعالے اس نیک کام اور پاکیزہ ارادہ مین آپ کو جلد تر قائز المرام فرما دے تاکہ کتاب موصوف حسب خواہش مصنف طبع ہو کر اہل بصیرت کے لئے ازدیاد نور بصر کا نسخہ مجرب قرار پا دے۔ آمین

لیکن یہہ کام چونکہ کسیقدر روپیہ کو چاہتا ہے کیونکہ آگرہ یا کانپور والے بغیر ایک معقول رقم پیشگی لئے نہ کتابت کراتے ہین نہ چہپائی کا کام لیتے ہین علاوہ ازین تمام کتاب کے لئے ایک ہی قسم کا کاغذ یکمشت خریدنا ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ بار بار کے خریدنے سے قسم کاغذ مین کوئی تبدیلی نہ ہونے پاوے۔ ان وجوہات پر ایک ایسی رقم کا جو مندرجہ صدر ضرورتون کو کافی ہو سکے مہیا کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ لہذا مین سلسلہ عالیہ کے اون احباب سے جن کے نام نامی سابقون بالخیرات کے رجسٹر الف و ب مین درج ہو چکے ہین بڑے زور کے ساتھ عرض کرتا ہون کہ وہ جس طرح پر اونکا شرح صدر ہو (خواہ بطریق قرض حسنہ یا بہ نیت امداد یا بطور پیشگی قیمت کتاب جو ایک روپیہ سے کم نہ ہوگی) اس کار خیر و مفید مین اپنے محترم بہائی کی بلا دریغ خالصاً للّٰہ مدد فرماوین تاکہ یہہ مبارک کتاب جلد طبع ہو کر شایع ہو جاوے یہہ امداد وغیرہ ہر ایک قسم کی رقم مصنف ممدوح کے خدمت مین بمقام قادیان ارسال فرماوین اور ساتھ ہی درج کر دین کہ کس مد مین وہ یہہ عطیہ ارسال کرتے ہین۔ خدا تعالے خود اپنے بندون کے دلو نمین اس مفید تحریک کا اثر ڈالے اور برادرم اکبر کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور مبلغ خواجہ کمال الدین صاحب کی اہلیہ مرحومہ

بتاریخ ۲۳ مئی سنہ ۱۲ بوقت نماز مغرب بعارضہ ورم معدہ دو روز بیمار رہکر فوت ہو گئین۔ اللہ تعالے مرحومہ کو اپنے جوار رحمت مین جگہ دے آمین اور خواجہ صاحب کو صبر و تحمل کے ساتہہ نعم البدل عطا فرماوے مرحومہ کے ننہے اور معصوم بچون کا خود حافظ و ناصر و غمگسار ہو اور مادرانہ شفقت سے بڑہکر اونپر شفیق ہو۔ آمین۔ جماعت دہلی نے مرحومہ کا جنازہ غائب

معصوم اور دنیا سے ناواقف بچہ سے التجا کرین کہ جس شخص کے سر کو تو ہاتہہ لگا دیگا وہ فتحیاب تصور ہوگا۔ اور وہ بچہ انکے کہنے سے بلا جانے کسی امر کے ایک کے سر کو ہاتہہ لگا دیوے ؛؛ اور یہہ کہ

جو صاحب اس مباحثہ مین مدعی بنے ہین اور جو دو امور کو ثابت کرنیکی کوشش کرتے ہین وہ اپنے دعوے کی اپنے ضمیر کے مطابق تصدیق کرنے کے لئے تیار نہین ہین اگر معمولی قانون ضابطہ دیوانی کے مطابق کوئی شخص عرضیدعوے عدالت مین پیش کرے اور ساتہہ ہی یہہ کہے کہ مین عرضی کو صحیح اور سچے ہونے کے لئے حلفیہ تصدیق کرنے کے لئے تیار نہین ہون۔ تو عدالت فوراً اس کے دعوے کو نامنظور کر دیگی۔ خواہ اوسکا مدعا علیہ اُسی کے دعوے کا اقبال کرنے کے لئے تیار بھی کیون نہو" پہر باوجود اس اقرار کے پلیڈر کا یہہ فیصلہ صادر کرنا کہ "مولوی ثناء اللہ مدعی کا دعوے میری رائے ناقص مین (جو کہ درحقیقت ناقص ہے) صحیح ہے" کس طرح صحیح اور کیونکر کسی صحیح العقل انسان کے لئے قابل پذیرائی ہے جبکہ وہ خود ہی اپنے فیصلہ کی حقیقت پر روشنی ڈالکر مقر ہو رہے ہین کہ فیصلہ کی حقیقت اس سے زیادہ کچہہ نہین کہ دو جیسا کہ دو متخاصمین کسی چند سالہ معصوم اور دنیا سے ناواقف بچہ سے التجا کرین کہ جس شخص کے سر کو تو ہاتہہ لگا دیگا وہ فتحیاب تصور ہوگا۔ اور بچہ ان کے کہنے سے بلا جانے کسی امر کے ایک کے سر کو ہاتہہ لگا دیوے ؛

کیا ایک فہمیدہ منصف کا اسی قسم کا فیصلہ ہونا چاہئے جیسا کہ پلیڈر صاحب مذکور اقرار کرتے ہین۔ کیا اسی قسم کا فیصلہ ایک فاضل کے لئے مایۂ ناز اور اس کی کاسہ لیس جماعت کے لئے مایۂ افتخار ہونا چاہئے۔ اور اسی پر آپ کو فاتح قادیان بننے کا بار بار شوق چرّایا ہے۔ ایک مدعی ماموریت کے سامنے لا نسلم کا وظیفہ اختیار کر لینا اور ہر امر مین ایک لغو حجت بازی کرتے رہنا تو کچہہ چیز نہین ہے اس طرح تو انبیاء سابقین کی مکذب جماعت بھی سچی متصور ہوگی۔ کمی حجت بازی اگر کچہہ چیز ہوتی تو فرعون اور اوسکی جماعت قابل ملامت کیون ٹہرتی۔ اور شق القمر جیسے عظیم الشان نشان کے منکر اور قرآن پاک جیسی مطہر اور اطہر کتاب پر شوخی سے موںہہ کھولنے والے بڑے ہوشیار کیون نہ سمجھے جاتے۔ اور ابو جہل و ابولہب جیسے (بزعم خود) اولوالعزم اور عظیم الشان انسان مع اپنی متبع جماعت کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے بالمقابل خائب خاسر رہ کر نامراد کیون مرتے۔

اور مسیلمہ کذاب جیسے مشہور و معروف انسان باوجود اس کے کہ ایک سچے نبی کی وفات کا نظارہ اپنی زندگی مین کر چکے تھے۔ کامیابی کا تاج پہن کر دنیا سے کیون نہ رخصت ہوتے۔ مین کہتا ہون فاتح قادیان بننے کا اگر آپ کو ہی شوق تہا تو آپ کیلئے لازم تھا کہ اول براہین احمدیہ کا جواب لکہکر دس ہزار روپے کا انعام حاصل کرتے پہر اعجاز احمدی کا جواب لکہتے یا تحفہ گولڑویہ کا جواب رقم فرماتے تو آپکا گھر دولت سے بہر جاتا۔ ورنہ حقیقۃ الامر کو ملتبس کر کے اپنے ہم مشربون سے سیٹی بلا کر مبلغ تین سو روپیہ بالباطل خرد برد کر جانا تو کوئی فتح کا نشان نہین۔ اگرچہ میر قاسم علی صاحب کی بحیثیت ایک اہل اللہ ہونے کے یہ صریح غلطی تہی کہ انہون نے ایک غیر مسلم کو اپنے درمیان حکم تسلیم کر لیا مگر اس سے بڑھکر غلطی تو یہ ہے کہ اس اکل مال بالباطل کا نام فتح عظیم رکھا جاتا ہے۔ پہر اون روشن ضمیر موحدین کی تیزی عقل کے کیا کہنے ہین جو اس فیصلہ واہیہ پر آپکو شاباش دیکر احمدیون پر تمسخر اوڑا رہے ہین۔ اور آپ ہین کہ اپنے جامہ مین پہولے نہین سماتے۔ کیا قرآن پاک مین پڑہا کہ لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین۔

(۸) پھر مین پوچھتا ہون کہ کیا خشیۃ اللہ اسی کا نام ہے کہ جو کچہہ جی مین آیا اناپ شناپ اخبار مین بھر دیا اور مخلوق خدا کو خناس کی مانند سبیل اللہ سے روکتے رہے۔ ہان مین علے وجہ البصیرت اسبات کا اعلان کرتا ہون کہ آپ جان بوجھکر حقیقۃ الامر پر ہمیشہ پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے رہتے ہین۔ اور اپنے ضمیر کے برخلاف لوگون کو بہکانا گویا آپ کی ڈیوٹی ہو رہی ہے۔ اگر یہہ سچ نہین ہے تو آپ اللہ پاک کی قسم اُٹھا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ کی تکذیب کرین۔ اور مین پیشینگوئی کرتا ہون کہ آپ تکذیب موکد بقسم خدا ہرگز نہ کر سکین گے۔ آپ کا قادیان جانا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے مباحثہ کی درخواست کرنا وغیرہ مجھے خوب معلوم ہے۔ جب آپ نے قادیان پہنچکر آریون کے ہان قیام کیا اور ایک آدمی کے ہاتہہ آپ نے اپنا رقعہ حضرت کی خدمت مین بھیجا۔ اور اس پر جو کچہہ جواب وہان سے ملا مجھے سب کچہہ معلوم ہے مین بھی اُس دن حضرت کی خدمت مین حاضر تہا۔ مگر جب کبھی آپ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہین تو سراسر کذب بیانی اور محض بیجا تعلی سے کام لیتے ہین۔ استکبارا فی الارض ومکر السیء ولا یحیق المکر السیء الا باھلہ جہان تک مجھے یاد ہے مین ایمانا کہہ سکتا ہون کہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اول تو آپ کو لازم تہا کہ

آپ ہمارے مکان پر اوترتے کیونکہ آپ ہمارے مہمان تھے جہان تک ہوسکتا ہم آپ کی واجبی تواضع کرتے من بعد احقاق حق کے لئے آپ بھری مجلس مین اپنے شکوک و شبہات کو ایک ایک کرکے ہمارے سامنے پیش کرتے تو ہم آپ کے جملہ اعتراضات و شکوک کے ازالہ کے لئے دو گھنٹہ تک تقریر کرتے مگر دوران تقریر مین آپ کو بولنے کی ہرگز اجازت نہ ہوگی ہان ہماری تقریر کے خاتمہ پر بقایا شکوک کو آپ دوبارہ پیش کرکے اپنا اطمینان کراسکتے ہین اللہ پاک ہدایت دینے والا ہے۔ ہمارا اسیقدر فرض ہے کہ ہم تاوقتیکہ آپ کا اطمینان نہ ہوجاوے یا آپ اپنے اعتراض کو واپس نہ لیوین۔ بار بار اسی طرح تقریر کرتے رہینگے ورنہ مروجہ طریق پر بحث و مباحثہ (جیسا کہ عام طور پر مرغبازی کی مانند) آجکل ہوتا ہے۔ ہم کسی سے بحث نہین کرتے کیونکہ یہ طریق ہرگز نتیجہ خیز نہین اور محض تضیع اوقات اور ہمارے نزدیک ناجائز ہے۔ مگر آپ نے اسی طریق مرغبازی پر ضد کی اور حضرت صاحب نے اس ناپاک طریق کو تسلیم نفرمایا۔ اب آپ ہین کہ آجتک یہی کہے جاتے ہین کہ مرزا صاحب نے گریز کی کیا خوب ؎

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

(۹) ہان یہہ تو فرمائیے کہ ایڈیٹر آریہ مسافر گرونے آپ سے اپنی مبارک باد متعلق (آپ کی مزعومہ) فتح مباحثہ لودھیانہ کو آپ سے کیون واپس کرلیا۔

(۱۰) کیا حکیم مجیب الرحمان صاحب حسین پوری بھی مباحثہ لودھیانہ مین موجود تھے یا نہین۔ براہ مہربانی ذرا دہ اپنے اعتراضات اور شکوک کو ابوجہل اور ابولہب کے اعتراضات اور شکوک سے کم ثابت کرکے دکھادین اور بتادین کہ توریت و انجیل جیسی ضخیم کتابین کیون منسوخ ہوئین۔ پھر خود حسب اعتقاد وہابیین قرآن پاک کی محض آیات کیون منسوخ ہوئین۔ جبکہ اسقدر نسخ کلام اللہ مین ہوسکتا ہے تو مرزا صاحب کے ایک الہام متعلق نکاح آسمانی کو اگر خدا نے اپنی مرضی سے منسوخ کردیا تو کیا غضب ہوگیا۔ پھر فرمائیے حضرت یونس کی قوم سے عذاب الہی کیون ٹل گیا جبکہ پیشین گوئی نزول عذاب مین کوئی شرط بھی نہ تھی اور صلح حدیبیہ کیونکر ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو بارادہ حج بیت اللہ معہ جماعت صحابہ مدینہ سے نکلے تھے تو اول نکلنے کی وجہ کیا تھی پھر واپس مدینہ بغیر حج کرنے کے کیونکر رہے۔ پھر مختصراً بتادین کہ جب سو دو سو آدمی کی گواہی معتبر ہوسکتی ہے تو چار یا پانچ لاکھہ آدمی کی گواہی کیونکر قابل پذیرائی نہین۔ اگر حکیم صاحب دہریہ نہین اور سچے مومن بانسد مین تو ہر ایک بات کا حلفیہ جواب دیوین۔ تلک عشرہ کاملہ

خاکسار مرزا عبد الکریم تاجر احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ

از پوچھ سٹیٹ

خبرین

صوبجات متحدہ کے تازہ سرکاری گزٹ مین ایک رزولیوشن بدین مضمون شایع ہوا ہے کہ ہز آنر لفٹننٹ گورکا منشا ہے کہ آپ پرائیوٹ میڈیکل پریکٹشنرون کو سرکاری شفاخانون کا آنریری فزیشن اور سرجن مقرر فرمائین آپ نے ہدایت فرمائی ہے اگر قابل اور تجربہ کار میڈیکل پریکٹشنران اعزازی عہدون کے منظور کرنے پر آمادہ ہون تو انہین الہ آباد۔ بنارس۔ بریلی کانپور اور میرٹھ کے سرکاری شفاخانون مین مقرر کیا جائیگا۔ ان عہدون کی میعاد پہلے تین سال کے لئے ہوگی جس کے منقضی ہونے پر یہ فیصلہ کیا جاوے گا آیا یہہ تجویز ایسی مفید ہے کہ اسی جاری رکھا جاوے۔

کلکتہ گزٹ مین سر فریڈرک ہیلیڈ کمشنر پولیس کی جانب سے یہ اعلان شایع ہوا ہے کہ کوئی آدمی بجز ان اشخاص کے جن مین ۱۸۷۸ء کے ایکٹ اسلحہ کی رو سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ تلوار۔ برچھا۔ بلم۔ لاٹھی یا کوئی اور ضرر رسان ہتیار استعمال کرنیکا مجاز نہین اس اعلان کا زیادہ تر مقصد یہ ہے کہ لاٹھیون کے عام استعمال کی بندش کیجاے۔ چنانچہ آیندہ جو شخص کلکتہ کے کسی بازار یا گلی مین لاٹھی ہاتھ مین لئے ہوئے نظر آئیگا۔ خواہ یہہ لاٹھی بیل ہانکنے کے لئے ہو یا کسی اور کام کے لئے وہ اس امر کا مستوجب ہوگا کہ اسے قانون کی خلاف ورزی کے جرم مین پچاس روپے جرمانہ یا دو ہفتہ قید کی سزا دی جاوے۔ اس اعلان کے اجراء کا باعث کلکتہ کے کابلی باشندے ہین جنکی لاٹھی بازی سے ہر وقت نقص امن کا خطرہ رہتا ہے۔

ٹائیلڈر (ٹیکس امریکہ) سے خبر آئی ہے کہ یہان دو ہزار گورون نے ایک حبشی کو زندہ جلا دیا جس نے ایک یورپین لڑکی کی عصمت دری کے جرم کا اقبال کیا۔ فقط

مختصر فہرست کتب موجودہ دفتر انجمن الحق دہلی بازار ہاتھی خانہ

براہین احمدیہ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیا ختم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفرون عالمون سائنس دانون کو ساکت و عاجز کردینے والے ہون ملاحظہ کرنا چاہیں۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ مذہب زندہ رسول دیکھنے کے شایق ہون۔ تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کرین جس کے جواب دینے کے لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے دس ہزار روپیہ مقرر ہے قیمت ہے مجلد للعہ

سرمہ چشم آریہ قانون قدرت کس کو کہتے ہیں۔ اس کی مفصل بحث مسکت خصم اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی و علمی جواب دینے کیلیے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت فی جلد ۱۲ مجلد عہ

شدہی کی اشدہی آریون کی زبردست اور قابل فخر شدہیون کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کوئی شدہی دیانندی مت کو سچا سمجھکر نہین ہوئی۔ آریون کی کتابون ہی سے آریون پر ایسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اس کا جواب نہین ہوا۔ انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت ۸ر

وید انجیل اور قرآن کا خدا مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت ا ر

کلام الامام آریون کے لیے ایک ناصحانہ نظم قیمت صرف ار

نسیم دعوت آریہ عیسائی اسلامی تہذیب کا مقابلہ عرش الہی کی فلاسفی۔ فرشتون کا وجود کو اتہا سکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت ۳ر

اسلام بتنبیہ اسلام دھرمپال کا جواب ۸ر

پیغام صلح آریون سے شرائط صلح قیمت ار

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر قیمت ار

کفارہ لاجواب رسالہ رد کفارہ نصاری بین قیمت ۲ر

تیغ صابریہ برعقائد آریہ۔ آریون کے عقائد کی تردید۔ قیمت ۲ار

چشمہ معرفت آریون کے تمام اعتراضات کی تردید اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلائل سے تصدیق۔ قیمت مجلد ے رغیر مجلد عہ

رسالہ گوشت خوری آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی عقلی نقلی و علمی ثبوت ۲۰ر

دیانند کی لالف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیمیافتہ مسلمان مولوی واعظ پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت صرف ۸ر

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کی پول یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے۔ جو جگہ مہاپرشاد آریہ نو مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید مین انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تہی جسکا آجتک جواب نہین ہوا۔ دو جلدون مین قیمت ہر دو جلد ہے غیر مجلد عہ

حدوث مادہ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہین بلکہ حادث ہے۔ ساتھ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہین قیمت ۲ر

سفرنامہ روم و شام و مرتبہ مولانا شبلی نعمانی قیمت فی جلد ۸ر مجلد عہ

اصلاح البشر قال اللہ۔ علاج حرص یہ تمام اخلاقی رسالے۔ بانی جناب مولوی نواب عماد الملک

حسین خان صاحب کی تصنیفات سے ہین جو ہر چہوٹے بڑے مسلمان کو پڑہنے ضروری ہین تینون کی قیمت صرف ۵ر

ذوالفقار علی بر گردن دیوبندی غلام حیدر مرتد آریہ کے رسالے نعرہ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۱۰۰ روپیہ قیمت ۳ر

تنبیہ زبان دراز بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے نعرہ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب۔ قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے

ایک مسلمان کا پیغام اس مین مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھ قوم کے نام زبردست پیغام قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے

پیدایش عالم اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے اور اس سے بہی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے قیمت ۳ر

سوشنگلا ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول ہے رد تناسخ قابل دید قیمت ۴ر

لیکچر اشاعت اسلام نواب محسن الملک کا اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ۱ر

دہرم کی کسوٹی یعنی سوامی گور دہشٹانند کے ان مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانون سے راولپنڈی مین کئے تھے۔ قابل قیمت صرف ار

وید کے ٹہوس فقرے مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

دہرمپال کا کچا چٹھا مضمون نام سے ظاہر ہے ار

عمدہ ممیرہ اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان تو عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ بیل۔ اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لیے مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوم ہر اصلی ممیرہ کی قیمت ۵ روپیہ ہے۔ فی الحال دو ماہ کے لیے اس کی قیمت صرف ۔ روپیہ فی تولہ کر دی ہے بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ ترکیب استعمال ممیرہ پتھر پر گھس کر یا سرمہ کی طرح باریک پیس کر آنکھوں میں ڈالنا چاہیے یہ سرمہ خاصکر گرمی وغیرہ کے موسم میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں بہت مجرب ہے۔

ست سلاجیت مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق۔ شیخوخیت و فساد و بلغم و دیگر کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و سوء ہضم و مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں

قیمت دو تولہ صرف عہ

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم کی لنگیاں ہاتھ کی بنی ہوئی پشاوری۔ بادامی سیاہ اور سفید ململی ریشمی اور سوتی اسٹری صافے سفید اور بادامی ایضاً پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر ساکن دارالامان قادیان ضلع گورداسپور

مخصوص کتب در دفع مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ

علماء کے اخلاق قیمت ۸ر

موجودہ زمانہ کے علماء سوء کا اصلی فوٹو معہ تمام مکتوب ان مدارس کے ابتر حالات کے جو انہیں کی تحریروں سے کھینچا گیا ہے۔ اور امرتسری مکذب کے دس مسلمہ جھوٹ جن کا جواب نہ ہوا نہ ہو سکے قیمت صرف ۸ر

ثنائی ہزارہ گالی

امرتسری مکذب کی الف سے لے کر ی تک ردیف وار ان گالیوں کی فہرست جو مکذب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خدام ذوالاحترام و عام احمدی احباب کو دی ہیں جنکی تعداد ۲۰۵ ہے مع حوالہ اخبار و رسالہ جات ثنائی صفحہ و سطر و تاریخوار۔ قیمت صرف ۲ر

ثنائی فرار از مباہلہ

ثناء اللہ امرتسری کا ہمیشہ اور ہر بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ کرنے سے انکار و فرار کرنے کا باقرار ثنائی جواب و ثبوت جسکا نام بھی ثناء اللہ نے زبان سے اجتناب نہیں لیا ہے جواب تو درکنار۔ قیمت ۳ر

چودھویں صدی کا یہودی

امرتسری مکذب کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں مثیل آریہ عیسائی یہودی ہونیکا تحریری اقرار اور حضرت ممدوح کی صداقت کا مسلمہ خصم ثبوت انعامی یکصد روپیہ ۲ر

منیجر الحق

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنی ہوئی

فصلی بخار اور طحال کی دوا

یہ دوا ۲۶ سال سے ہمارے ہندوستان میں استعمال کی جاتی ہے۔ اگر آپ بخار میں مبتلا ہیں۔ اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آگئے ہوں۔ تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں۔ اسمیں چند فائدے لاجواب ہیں۔ یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے اسی لیے اس کی چار پانچ خوراک کے پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے اور تلی کو گراتی ہے قیمت شیشی کلاں ۱۲؍ محصول ۶؍ دو شیشی خورد ۸؍ محصول ڈاک ۵؍ دو شیشی تک ۶؍

نوٹ فرمایش کے ساتھ اخبار کا حوالہ ضرور ہے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کلکتہ

نمبر ۵ تاراچند دت سٹریٹ

رسالہ احمدی دہلی

یہ رسالہ شروع جنوری ۱۹۱۳ء سے ۴۸ صفحہ زیر ایڈیٹری عاجز قاسم علی احمدی ماہوار نکلتا ہے جس کا اہم مقصد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اندرونی مخالفین [illegible] اور ثناء اللہ امرتسری وغیرہ کے اعتراضوں کا خصوصاً جواب دینا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا بدلائل اظہار کرنا ہے۔ قیمت سالانہ عہ درخواستیں بہت جلد بھیجکر ثواب حاصل کریں۔

مینیجر الحق

باہتمام منشی عمر بخش ... محمد قاسم صاحب منیجر و پرنٹر و پبلشر الحق نے اپنی ... پریس ... میں چھپوا کر دفتر ... دہلی دارالسلطنت سے شائع کیا